|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144411300133

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون کا انتقال ہوا ،ورثاءمیں شوہر،2 بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں اور ایک رضاعی بیٹی ہے ہم اس رضاعی بیٹی کو بھی حصہ دینا چاہتے ہیں،جتنا حصہ بیٹی کو ملے گا ہم سب عاقل بالغ ہیں۔

گھر کو 2 بیٹے خریدنا چاہتے ہیں20 لاکھ قیمت طے پائی ہےکیا طریقہ ہوگا وضاحت سے فرمادیں۔

مستفتی:مولانا زبیر شکوری صاحب

**الجواب حامدا ومصلیا**

(1) صورت مسئولہ میں مرحومہ نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحومہ کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحومہ کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحومہ نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (32) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سے مرحومہ کے شوہر کو 8 حصے،مرحومہ کے ہر ایک بیٹے کو6 حصے،اور مرحومہ کی ہر ایک بیٹی کو 3 حصے دیے جائیں گے۔

4/32

شوہر بیٹا بیٹا بیٹی بیٹی بیٹی بیٹی

1 3

8 6 6 3 3 3 3

اگر ترکہ 100 روپے ہو تو اس میں سے مرحومہ کے شوہر کو 25 روپے،مرحومہ کے ہر ایک بیٹے کو 18.75روپے،اور مرحومہ کی ہر ایک بیٹی کو 9.375روپے دیے جائیں گے۔

(2) مرحومہ خاتون کی وراثت میں ان کی رضاعی بیٹی کا شرعاً کوئی حصہ نہیں ہے البتہ تقسیم کے بعدتمام عاقل بالغ ورثاء اپنے حصے میں سے خوشدلی و باہمی رضامندی سے اپنی رضاعی بہن کو جتنا بھی دینا چاہیں اس کی اجازت ہے۔



واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

06/11/1444ھ

27 /5/2023ش

06/11/1444ھ

27 /5/2023ش